Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۹۴۹ — رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۸ | ۱۰ ذیقعدہ ۱۳۹۲ھ ۔ ۲۵ نبوت ۱۳۵۱ ہش ۔ ۲۵ نومبر ۱۹۷۲ء | نمبر ۲۷۰

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۵ نبوت ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں ۔

ربوہ ۲۵ نبوت ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح دریافت کرنے پر محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب نے فرمایا ہے :۔

"کل اور پرسوں پسلی میں درد کی تکلیف زیادہ رہی"

احبابِ جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحتِ کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں ۔

اللہ تعالیٰ کے حقیقی وفادار بندے بنیں اور اُس سے ایسا تعلق قائم کریں کہ وہ معلّم حقیقی خود آپ کو علم و حکمت سکھائے

اس کے بغیر آپ نوعِ انسان کے حقیقی خادم اور روحانی میدان میں ان کے رہبر اور قائد نہیں بن سکتے

جامعہ احمدیہ کے "ناصر ہوسٹل" کی افتتاحی تقریب میں طلباء جامعہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا خطاب

ربوہ ۔۔۔ ۲۱ نبوت ۱۳۵۱ ہش مطابق ۲۱ نومبر ۱۹۷۲ء بعد نماز عصر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جامعہ احمدیہ کی نئی اقامت گاہ الموسوم "ناصر ہوسٹل" کی نو تعمیر شدہ وسیع و عریض عمارت کا افتتاح فرمایا ۔ اس موقع پر حضور نے جامعہ احمدیہ کے طلباء کو ایک بصیرت افروز خطاب سے نوازتے ہوئے نصیحت فرمائی کہ وہ جامعہ احمدیہ کی اصل غرض و غایت کو سمجھیں اور اس کے عین مطابق کوشش کریں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حقیقی وفادار بندے بنیں اور اس سے ایسا تعلق قائم کریں کہ وہ معلّم حقیقی جو ہر سرچشمۂ علوم ہے خود ان کو علم و حکمت سکھلائے اور علوم و معارف کے خزانے عطا کرے ۔ حضور نے یہ امر ان کے ذہن نشین کرایا کہ جب تک خدا تعالیٰ کے ساتھ ان کا تعلق قائم نہیں ہوگا اُس وقت تک وہ مخلوقِ خدا یعنی نوعِ انسان کے حقیقی خادم اور روحانی میدان میں ان کے رہبر اور قائد نہیں بن سکتے ۔

حضور ایدہ اللہ نے اُس روز جامعہ احمدیہ کی جس نئی اقامت گاہ ("ناصر ہوسٹل") کا افتتاح فرمایا وہ ۳۵ بڑے کمروں، دو چھوٹے کمروں، ایک وسیع ڈائننگ ہال، باورچی خانہ کے پانچ کمروں مع گیلری پر مشتمل ہے ۔ گیٹ کے ساتھ ایک پہریدار کا کمرہ، ایک ڈسپنسری، ایک واشنگ روم، بارہ غسلخانے، بارہ بیوت الخلاء اور چار یورینل اسکے علاوہ ہیں ۔ یہ سارا مسقف رقبہ ۲۳۸۸۱ مربع فٹ بنتا ہے ۔ نقشہ کے اعتبار سے ابھی ۱۲۳۰۰ مربع فٹ کی تعمیر باقی ہے ۔ یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ پرانی اقامت گاہ ۲۲ چھوٹے کمروں (کیوبیکلز) دفتر کے تین کمروں اور ایک بڑے ہال پر مشتمل ہے ۔

حضور ایدہ اللہ چار بجکر دس منٹ پر جامعہ احمدیہ میں تشریف لائے ۔ حضور کی تشریف آوری پر محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ، اساتذہ اور طلباء نے حضور کا پُر تپاک خیر مقدم کیا ۔ اس کے بعد حضور نے ہوسٹل کی عمارت میں نصب شدہ اُس مرمریں تختی سے سُرخ ساٹن کا پردہ ایک طرف سرکایا جس پر یہ عبارت کندہ ہے :۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم

ناصر ہوسٹل

جامعہ احمدیہ ربوہ
سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز
نے
۲۱ نبوت ۱۳۵۱ ہش مطابق ۲۱ نومبر ۱۹۷۲ء
بروز جمعرات افتتاح فرمایا

حضور نے ناصر ہوسٹل کے اندر تشریف لے جا کر عمارت کا معائنہ فرمایا اور پھر اُس جگہ تشریف لائے جہاں طلباء جامعہ اور مدعوین اپنی اپنی مقررہ جگہوں پر بیٹھے حضور کی تشریف آوری کے لئے چشم براہ تھے ۔ حضور کے تشریف لانے اور صدر جگہ پر رونق افروز ہونے کے بعد کارروائی کا آغاز تلاوتِ قرآن مجید سے ہوا جو جامعہ کے ایک افریقی طالب علم عزیز ابراہیم بن یعقوب نے کی ۔ بعدہٗ عمید جامعہ محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب نے ہوسٹل کی تعمیر سے متعلق کوائف پر مشتمل رپورٹ پیش کی جس میں

آپ نے بتایا کہ جامعہ کے طلباء کی رہائش کے لئے ایک مدت سے ایک اعلیٰ درجہ کے ہوسٹل کی ضرورت محسوس کی جا رہی تھی ۔ چنانچہ اِس ضمن میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ تلطف جامعہ کے سابق پرنسپل محترم سید داؤد احمد صاحب مرحوم کی درخواست کو شرفِ پذیرائی بخشا اور ہوسٹل کی تعمیر کی اجازت مرحمت فرماتے ہوئے ایک خطیر رقم منظور فرمائی ۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک ۔ بعد ازاں آپ نے ہوسٹل کی نو تعمیر شدہ عمارت کی وسعت اور اس میں طلباء کی رہائشی سہولتوں کی تفصیلات بتانے کے بعد حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہوئے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اِس ہوسٹل میں رہائش رکھنے والے طلباء کو اپنے اہم اور عظیم الشان فرائض کو پہچاننے کی توفیق بخشے وہ اِس نعمت کی قدر کرنے والے ہوں اور حضور کے اِس احسانِ عظیم پر حقیقی شُکر کی سعادت پائیں اور وہ حضور کی منشاءِ مبارک کے عین مطابق اپنے علمی قویٰ اور استعدادوں کی نشوونما کرنے والے اور خدمتِ دین کا فریضہ کمال للّٰہیت اور فدائیت سے ادا کر کے رضاءِ الٰہی حاصل کرنے والے ہوں ۔

پہلے حضور نے امتحانات میں نمایاں امتیاز حاصل کرنے والے طلباء میں اپنے دستِ مبارک سے انعامات تقسیم فرمائے ۔ ان میں حفظ قرآن مجید، قراءتِ قرآن کریم، عربی، اُردو اور انگریزی میں تقاریر اور مضمون نویسی کے مقابلہ جات میں امتیاز حاصل کرنے والے طلباء بھی شامل تھے ۔ انعامات حاصل کرنے والوں میں پاکستانی طلباء کے علاوہ بحمد اللہ تعالیٰ جزائر فجی، انڈونیشیا، سیرالیون، گھانا اور امریکہ کے وہ طلباء بھی تھے جو جامعہ احمدیہ میں علمِ دین حاصل کر رہے ہیں ۔

طلباء جامعہ سے حضور ایدہ اللہ کا خطاب

پھر حضور ایدہ اللہ نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد طلباء جامعہ سے خطاب کرتے ہوئے جامعہ احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت پر روشنی ڈالی اور طلباء کو نصیحت فرمائی کہ وہ یہاں علمِ دین حاصل کر کے اُس غرض کو پورا کرنے والے بنیں ۔ حضور نے واضح فرمایا کہ اسلام میں مروّجہ عیسائیت کی طرح نہ تو PRIESTHOOD ہے اور نہ PRIESTCRAFT یعنی نہ تو پادریوں کی طرح کا کوئی طبقہ ہے اور نہ ہی مذہب کے نام پر لوگوں کو ورغلانے اور دھوکہ دینے کا کوئی تصور ہے ۔ ہمارے طلباء کو یہ امر اچھی طرح ذہن نشین رکھنا چاہیئے کہ یہ جامعہ احمدیہ ہے یعنی جماعتِ احمدیہ کا جامعہ اور احمدیت حقیقی ایمان سے تعلق رکھتی ہے اور ایمان کی حقیقی رُوح سے انسان کو مزیّن کرتی ہے اور روحانی میدان میں قیادت کا اہل بناتی ہے ۔ اِس لحاظ سے جامعہ احمدیہ کا مقصد "پریسٹ ہڈ" اور "پریسٹ کرافٹ" کی تربیت دینا نہیں بلکہ حصولِ علم کی لگن پیدا کر کے طلباء کو اِس قابل بنانا ہے کہ معلّمِ حقیقی یعنی خدا تعالیٰ سے جو سرچشمۂ علوم ہے ان کا تعلق قائم ہو جائے اور وہ خود انہیں علم و حکمت سکھائے

(باقی صفحہ ۸ پر)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبد الحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۲۵ ماہ نبوت ۱۳۵۳ھ

حقیقی مومنوں کے لئے سلامتی کی راہ

ہرچند کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو نہایت ہی اعلیٰ درجہ کے متوازن قوای، طاقتیں، استعدادیں اور صلاحیتیں عطا کی ہیں اور اسی بناء پہ اسے اشرف المخلوقات بنایا ہے۔ بایں ہمہ یہ امر ظاہر و باہر ہے کہ انسان فی ذاتہٖ کمزور اور عاجز بھی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کی طاقتیں، استعدادیں اور صلاحیتیں دوسری مخلوقات کے مقابلہ میں اعلیٰ اور اشرف و اولیٰ ہونے کے باوجود ہیں بہرحال محدود۔ وہ ہرگز بھی غیر محدود طاقتوں، استعدادوں اور صلاحیتوں کا مالک نہیں ہے۔ اسی سے اس کا کمزور اور عاجز ہونا اظہر من الشمس ہے۔ اسی لئے خالق و مالک اور قادر مطلق خدا نے جہاں یہ فرمایا کہ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ۝ (التین آیت ۵) یعنی یہ کہ ہم نے انسان کو موزوں سے موزوں حالت میں پیدا کیا ہے وہاں ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِیْفًا (النساء آیت ۲۹) انسان اپنی خلقت کی رُو سے ہے ضعیف ہی۔

جب انسان اپنی تمام تر صلاحیتوں کے باوجود فطرۃً ہے کمزور و ناتوان تو اسے کسی طرح بھی زیب نہیں دیتا کہ وہ کسی لحاظ سے بھی فخر و مباہات کو اپنا شیوہ بنائے یا اپنی کسی خوبی یا برتری پہ فخر کرے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے بار بار اور بہ تکرار مسلمانوں کو خبردار فرمایا ہے کہ شیخی خورے، اکڑباز اور متکبّر اس کا پیار حاصل نہیں کرسکتے۔ چنانچہ فرمایا:۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ مَنْ کَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا ۝ (النساء آیت ۳۷)

ترجمہ:۔ جو متکبّر اور اترانے والے ہوں ان سے اللہ ہرگز پیار نہیں کرتا۔

یہ ایسی اہم اور بنیادی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے بار بار دہرایا ہے۔ تاکہ یہ امر مومنوں کے اچھی طرح ذہن نشین ہوجائے۔ چنانچہ سورۃ لقمان کی آیت ۱۹، اور سورۃ الحدید کی آیت ۲۴ ہر دو آیتیں بھی کم و بیش انہی الفاظ اور اسی مضمون پر مشتمل ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے بعض اور آیات میں بھی دوسرے الفاظ میں خبردار فرمایا ہے کہ وہ فخر اور تکبر کرنے والوں کو اپنے پیار سے نہیں نوازتا چنانچہ فرمایا:۔

(۱) اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْفَرِحِیْنَ ۝ (القصص آیت ۷۷)

یقیناً اللہ فخر کرنے والوں سے پیار نہیں کرتا۔

(۲) اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْتَکْبِرِیْنَ ۝ (النحل آیت ۲۴)

یقیناً وہ تکبّر کرنے والوں سے محبّت نہیں رکھتا۔

اسی پر بس نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تکبّر کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی برائیوں اور ان میں ملوّث ہونے والوں کی بھی اسی شدّ و مد کے ساتھ مذمّت فرمائی ہے۔ مثال کے طور پر تکبّر کرنے کا ایک لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایسا شخص دوسروں پر جنہیں وہ اپنے سے کمتر، حقیر، ذلیل اور کمزور سمجھتا ہے ظلم ڈھانے میں ذرا نہیں ہچکچاتا اسی لئے اللہ تعالیٰ نے جہاں متکبّر، اکڑباز اور شیخی خورے کی مذمّت فرمائی وہاں ساتھ ہی خبردار فرمایا:۔

وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ ۝ (آل عمران آیت ۵۸)

اور اللہ ظالموں سے محبّت نہیں کرتا۔

پھر تکبّر کا ایک نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایسے لوگ اپنی طاقت، جتھے یا کثرت مال وغیرہ کے گھمنڈ میں فساد کرنے اور دوسروں کو جنہیں وہ حقیر و ذلیل سمجھتے ہیں اذیتیں پہنچانے اور ان پر عرصۂ حیات تنگ کرنے پر تل جاتے ہیں اور اس طرح امن کو برباد کرنے میں کوئی عار اور شرم محسوس نہیں کرتے بلکہ اُلٹا دندناتے اور فساد مچانے کو اپنا حق تصوّر کرتے ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے جہاں یہ فرمایا کہ وہ تکبّر کرنے والوں سے محبّت نہیں کرتا وہاں ساتھ ہی یہ بھی خبردار فرمایا کہ:۔

وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ الْمُفْسِدِیْنَ ۝ (المائدہ آیت ۶۵)

اور اللہ مفسدوں سے محبّت نہیں کرتا۔

تکبّر کا ایک نتیجہ یہ بھی ہوتا ہے کہ گھمنڈ کرنے والوں کو اعتداء کے مرتکب ہونے میں کوئی باک نہیں ہوتی یعنی وہ اس خیال کے پیش نظر کہ ہم طاقتور، مالدار اور صاحب اولاد ہیں ہمارا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا اپنی مرضی دوسروں پر ٹھونسنے اور خدا تعالیٰ اور معاشرہ کی مقرر کردہ حدود و قیود کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے حد سے گزرنے پر اتر آتے ہیں اسی لئے اللہ تعالیٰ نے صرف یہی نہیں فرمایا کہ تکبّر کرنے والوں کو اس کا پیار حاصل نہیں ہوسکتا بلکہ یہ بھی فرمایا کہ:۔

اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ ۝ (الاعراف آیت ۵۶)

وہ (یعنی اللہ) حد سے گزرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

الغرض تکبّر اور گھمنڈ ایسی برائی ہے کہ اس میں ملوّث ہونے والے اللہ تعالیٰ کے پیار اور اس کی محبّت سے محروم رہتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے پیار اور اس کی محبّت سے محروم ہونے کا مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ ایسے لوگوں کو اپنی تائید و نصرت اور اپنی رحمتوں اور برکتوں اور انعاموں سے نہیں نوازتا اور وہ ظلم و فساد اور اعتداء کے باوجود بالآخر ناکام ہوئے بغیر نہیں رہتے انہیں اپنے کئے کی سزا مل کر رہتی ہے۔

اسی لئے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو یہ تعلیم دی ہے کہ وہ اپنی طاقتوں، استعدادوں اور صلاحیتوں اور اس کے نتیجہ میں حاصل ہونے والی کامیابیوں پہ گھمنڈ نہ کریں بلکہ خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِیْفًا پہ نظر رکھتے ہوئے عاجزی اور انکسار کو اپنا شعار بنائیں اور عاجز اور منکسر المزاج بندے بن کر دنیا میں زندگی گزاریں تاکہ ہر قسم کے ظلم، فساد اور اعتداء سے محفوظ رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل کریں، اس کی تائید و نصرت انہیں حاصل ہو اور اس کی رحمتوں، برکتوں اور انعاموں کے وہ مورد بنیں۔ اسی لئے اس نے اپنے بندوں کی علامات بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ
هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ۝
وَالَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِیَامًا ۝
وَالَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ
جَهَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَهَا کَانَ غَرَامًا ۝ اِنَّهَا سَآءَتْ
مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ۝ (الفرقان آیت ۶۴ تا ۶۷)

ترجمہ:۔ اور رحمٰن کے سچے بندے وہ ہوتے ہیں جو زمین پر انکسار سے چلتے ہیں۔ (یعنی تکبّر نہیں کرتے) اور جب جاہل لوگ ان سے مخاطب ہوتے ہیں (یعنی جہالت کی باتیں کرتے ہیں) تو وہ (لڑتے نہیں بلکہ) کہتے ہیں ہم تو تمہارے لئے سلامتی کی دُعا کرتے ہیں۔ اور وہ اپنے رب کے لئے راتیں سجدوں میں اور کھڑے ہو کر گزار دیتے ہیں۔ اور وہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے ربّ ہم سے جہنّم کا عذاب ٹلا دے۔ اس کا عذاب ایک بہت بڑی تباہی ہے۔ وہ (دوزخ) عارضی ٹھکانے کے طور پر بھی بُری ہے اور مستقل ٹھکانے کے طور پر بھی بُری ہے۔

برخلاف اس کے اللہ تعالیٰ تکبّر کرنے والوں اور ظلم و فساد اور اعتداء کے نتیجہ میں حاصل ہونے والی کامیابیوں پہ اترانے اور خوشیاں منانے والوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

ذٰلِکُمْ بِمَا کُنْتُمْ تَفْرَحُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَ
بِمَا کُنْتُمْ تَمْرَحُوْنَ ۝ اُدْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ
فِیْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَی الْمُتَکَبِّرِیْنَ ۝ (المومن آیات ۷۶، ۷۷)

ترجمہ:۔ یہی ہے جس کے باعث تم ناحق خوشیاں منایا کرتے تھے اور جس کی وجہ سے تم بلاوجہ اترایا کرتے تھے۔ (اب جاکر) جہنّم کے دروازوں میں داخل ہوجاؤ (کیونکہ تمہارے متعلق فیصلہ ہوچکا ہے کہ) تم اس میں رہتے چلے جاؤ گے اور متکبّروں کا ٹھکانہ بہت بُرا ہے۔

بہرحال مومنوں کے لئے سلامتی کا راستہ یہی ہے کہ وہ کبھی اور کسی حال میں بھی تکبّر میں مبتلا نہ ہوں بلکہ عجز و انکسار کو اپنا شیوہ بنائیں تا وہ اللہ تعالیٰ کے پیار اور اس کی محبّت کے مورد بنیں اور اس کی رحمتوں، برکتوں اور فضلوں کے وارث قرار پائیں ٭

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ نوعِ بشر اور قرآن حکیم

(مکرم شیخ عبد القادر صاحب ۲۱۵۔ رستم پارک نواں کوٹ - لاہور)

انسان روئے زمین پر کن حالات میں پیدا ہوا؟ آدم کون تھا؟ اور اسکی ذریات دنیا میں کیونکر پھیلیں؟ انسان مختلف طبقوں، نسلوں اور قوموں میں کیونکر منقسم ہوئے؟ علماء انسانیات و ارضیات اس قسم کے سوالوں کا جواب دیتے ہیں۔ اس باب میں قرآن حکیم نے بعض اشارات کئے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ آدم پہلا بشر نہیں تھا بلکہ تمدن کی بنیاد ڈالنے والا پہلا پیغمبر تھا۔ آدم ارتقائے نوعِ بشر کی آخری کڑی ہے۔ حضرت محی الدین ابن عربیؒ کے مشہور کشف میں ہے:-

"ایک بار میں نے نیم خوابی کی حالت میں دیکھا کہ کچھ لوگوں کے ساتھ جنہیں میں نہیں پہچانتا خانہ کعبہ کا طواف کر رہا ہوں۔ ان میں سے ایک نے دو شعر پڑھے۔ ایک تو مجھے بھول گیا اور جو یاد رہا وہ یہ ہے ؎

لقد طفنا کما طفتم سنینا
بھذا البیت طراً اجمعینا

ترجمہ:- سالہائے دراز ہم سب اس گھر کا طواف کرتے رہے جیسا کہ تم طواف کرتے ہو۔

ان میں سے ایک نے مجھے ایک ایسے نام سے پکارا جس کو میں نہیں پہچانتا۔ پھر مجھے اس نے کہا کہ میں تمہارے اجداد قدیم میں سے ہوں۔ میں نے پوچھا آپ کو مرے ہوئے کتنی مدت ہوئی ہے؟ کہا چالیس ہزار دو سو اسی برس۔ میں نے کہا ابو البشر حضرت آدم علیہ السلام کو اتنی مدت نہیں ہوئی۔ اس نے کہا تم کس آدم کی بابت پوچھتے ہو۔ یہ آدم جو تم سے قریب گزرے ہیں یا دوسرے آدم۔ اس پر مجھے وہ حدیث یاد آئی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے

اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ مِائَۃَ اَلْفَ اٰدَمَ۔

یعنی خدا تعالیٰ نے ایک لاکھ آدم پیدا کئے ہیں۔ میں نے اپنے جی میں کہا کہ یہ شخص انہیں اجداد میں سے ہوگا۔"
(فتوحات مکیہ باب ۳۹۰)

پھر فرماتے ہیں:-

"میں ایک بار خواب میں حضرت ادریسؑ سے ملا اور میں نے کہا کہ ایک شخص کو میں نے طوافِ کعبہ میں اس طرح پر دیکھا اور اس کے بعد سارا قصہ سنایا۔ حضرت ادریسؑ نے فرمایا کہ اس شخص نے سچ کہا میں پیغمبر ہوں اور میں یہ نہیں جانتا کہ عالم کی ابتدا کب ہوئی۔ مخلوقات کی اجل مدتوں کے ختم ہونے پر انتہائے خلق کے لئے ہے اور خلق کا تجدد انفاس کے ساتھ ہوتا رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ یونہی خالق چلا آتا ہے اور یونہی دنیا و آخرت رہے گی۔ میں نے کہا اے پیغمبرِ خدا مجھ کو قیامت کی کوئی علامت بتائیے۔ فرمایا تم سے قریب جو آدم گزرے ہیں۔ انہیں کا پیدا ہونا علامتِ قیامت ہے۔"
(فتوحاتِ مکیہ باب ۳۶۷)

(۲)

عصرِ حاضر میں زمین نے اپنے خزانے اُگل دیئے ان کی مدد سے قرآنی حقائق منظرِ عام پر آ رہے ہیں اور صلحاءِ اُمت کے کشوف صحیح ثابت ہو رہے ہیں۔ دنیا کے مختلف حصوں میں ہمارے آباء و اجداد کے باقیاتِ جسم مدفون ہیں ان کے انکشاف اور مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ذہین اور طبّاع مخلوق مختلف ادوار میں موجود رہی ہے۔ علمائے انسانیات جس قدیم اور معدوم نوع کو وحشی، اُجڈ، قوتِ گویائی سے محروم سمجھتے تھے اس کے متعلق ثابت ہوا ہے کہ ان میں ترقی یافتہ دماغ کے لوگ بھی موجود تھے۔

آج سے کوئی ایک لاکھ سال پہلے کی ایک نوع "نینڈرتھل" کے نام سے موسوم ہے۔ جرمنی میں اس نام کا ایک گاؤں ہے جہاں سے اس انسان کی کھوپڑی دستیاب ہوئی۔ پھر مختلف ممالک میں اس نوع کی کھوپڑیاں برآمد ہوئیں۔ ان کے مطالعہ سے پتہ لگا کہ نوعِ بشر سے پہلے "نینڈرتھال" کا دور تھا۔ اب ثابت ہوا ہے کہ نینڈرتھال کا دماغ انسان کے برابر بلکہ بعض صورتوں میں اس سے بھی بڑا تھا۔ ارتقائی نظریہ کہ انسانی دماغ آہستہ آہستہ بڑا ہوا ہے اپنی جگہ درست ہے لیکن یہ بات کہ اس قسم کی ترقی یافتہ انواع بہت سی ہیں ابھی تک علمائے مغرب کی کھوپڑی میں نہیں آیا۔ "ورلڈ بک انسائیکلو پیڈیا" (۱۹۶۶ء) کے یہ الفاظ قابلِ غور ہیں:-

"پہلے تو سائنسدانوں نے یہ نظریہ پیش کیا کہ نینڈرتھال ناٹا قد کے تھے، سر اور کندھے جھکے ہوئے، وحشی اور بندر نما انسان تھے لیکن بعد کی تشریح سے یہ پتہ لگا کہ یہ بات درست نہیں۔ اس نوع کے ذکور و اُناث کے ڈھانچے مکمل طور پر انسانی ہیں۔ وہ سیدھے کھڑے ہونے کی صلاحیت رکھتے اور گٹھے ہوئے مضبوط جسم کے تھے۔ ان کے دماغ بڑے تھے، موجودہ نوعِ بشر کے برابر۔" (جلد ۱۵ صـ ۱۶۲)

روسی ماہرینِ انسانیات، ڈارون کے نظریۂ ارتقاء کے اندھے مقلد ہیں۔ وہ بھی ماننے پر مجبور ہوئے کہ بعض انواعِ معدومہ کے دماغ بڑے اور ترقی یافتہ تھے۔

M. NESTURKH اپنی مشہور و مستند کتاب "THE ORIGIN OF MAN" میں لکھتے ہیں:-

Table 5 also shows that some of the Neanderthaleis had relatively big heads and a big brain. P305

فہرست ۵ سے ظاہر ہے کہ بعض نینڈرتھال نسلیں نسبتاً بڑے سروں اور بڑے دماغ والی تھیں

علماءِ مغرب کے مکتبِ انسانیات میں ایک دبی دبی آواز یہ بھی اُٹھ رہی ہے کہ گزشتہ تین لاکھ سال میں True man (آدم) کے آثار ہمیں ملتے ہیں۔ حیاتیات کے پروفیسر A.M. WINCHESTER کی یہ آواز ہے:-

"یورپ اور افریقہ میں بعض کھوپڑیاں برآمد ہوئی ہیں۔ اسی طرح دنیا کے دوسرے حصوں میں۔ جن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حقیقی انسان ہم ہی نہیں ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ حقیقی انسان، ہر دور میں، یہاں تک کہ تین لاکھ سال میں موجود رہا ہو۔"
(BIOLOGY AND ITS RELATION TO MA-KIND 1964 P.604)

(۳)

موجودہ نوع کے آباء و اجداد کی قدیم ترین کھوپڑی کی عمر سائنسی ذرائع (کاربن ۱۴) کی مدد سے ۴۱ ہزار سال متعین ہوئی ہے۔ حضرت محی الدین ابن عربیؒ نے کشف میں ۴۰۲۸۰ برس پہلے کے ایک آدم سے ملاقات کی۔ ہو سکتا ہے کہ یہ کھوپڑی اسی نوعِ معدومہ کی ہو

(۴)

اعادۂ خلق کا ذکر قرآن حکیم میں ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بہت سی انواع معدوم ہو گئی ہیں ان کی جگہ نئی مخلوق نے لے لی ہے۔ یہ سلسلہ ازل سے جاری ہے اور تا بہ ابد رہے گا۔ گزشتہ کئی لاکھ سال میں انسان بھی کئی انواع بدل چکا ہے۔ ہر دور میں ایک نوع اُبھرتی اور ارتقاء پذیر ہو کر ختم ہو جاتی ہے پھر نشاۃِ ثانیہ میں ایک دوسری نوع اسکی جگہ لے لیتی ہے۔ قرآن حکیم میں ہے:-

"کیا انکو معلوم نہیں کہ اللہ پیدائش کو کس طرح پہلی دفعہ شروع کرتا ہے پھر اسکو بار بار لوٹاتا جاتا ہے۔ یہ کام اللہ کیلئے بالکل آسان ہے۔ تو کہہ زمین میں چاروں طرف پھرو، پھر دیکھو اللہ نے مخلوق کی پیدائش کس طرح شروع کی تھی پھر نشاۃِ ثانیہ میں انہیں دوبارہ اٹھاتا گیا۔ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔"
(العنکبوت: ۲۰-۲۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شراب کے مضر اثرات

مکرم ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی ایم۔ آر سی۔ پی۔ ڈی سی ایچ (لندن) ربوہ

پچھلے دنوں کراچی میں بڑی تعداد میں لوگ ایک مخصوص شراب کی بھٹی سے کشید کی ہوئی شراب پینے کی وجہ سے ہلاک ہو گئے۔ اس واقعہ سے دو حقائق سامنے آئے۔ پہلی حقیقت یہ کہ شراب نوشی انسان کے لئے ہلاکت کی حد تک مضر ہو سکتی ہے۔ یہ صحیح ہے کہ کراچی میں ہلاک ہونے والے لوگ ایسی شراب پینے سے ہلاک ہوئے جس کے اندر میتھائل الکحل کی آمیزش تھی لیکن عام شراب بھی جس کا اہم جزو ایتھائل الکحل ہے اسی زہریلی الکحل کی بڑی بہن ہے۔ دوسری بات یہ ظاہر ہوتی ہے کہ پاکستان میں شراب نوشی کا رجحان بڑھ رہا ہے۔ یہ امر اس لحاظ سے نہایت قابلِ افسوس ہے کہ پاکستان ایک اسلامی مملکت ہے اور قرآنی تعلیمات نیز احادیث صحیحہ کی روشنی میں مسلمانوں کے لئے شراب نوشی کی حرمت بالکل واضح ہو چکی ہے۔

اسلام نے نسل انسانی کی کامل ہدایت کے لئے ایک مکمل ضابطۂ حیات ہمارے سامنے رکھا ہے اور جوں جوں انسانی عقل ترقی کرتی جاتی ہے اور اس کا علم اور تجربہ سائنسی انکشافات کی روشنی میں بہتر ہو رہا ہے قرآنی اصول اور اسلامی تعلیمات کے رموز اور اسرار کھل کر سامنے آ رہے ہیں اور ان کی حکمت اور عمدگی کا احساس اُجاگر ہو رہا ہے۔

شراب نوشی کو جائز قرار دینے کے لئے قسم قسم کے حیلے سوچے گئے۔ یہاں تک کہ بعض علمائے اسلام تک نے اس کے جائز ہونے کا اعلان کیا۔ یہ بھی اکثر سننے میں آتا رہا کہ شراب سے انسانی جسم کو گرمی اور طاقت پہنچتی ہے اور سردی کے موسم میں یا سرد ممالک میں شراب کا استعمال نہایت مفید بلکہ صحت کو برقرار رکھنے کے لئے ضروری ہے لیکن خدائے عالم الغیب کے علم کا احاطہ انسانی عقل کے لئے ممکن نہیں اور اس کی نازل کردہ کامل شریعت یعنی قرآن کی شراب نوشی کی ممانعت کی تعلیم کی فوقیت جدید علوم کی روشنی میں واضح ہو جاتی ہے۔

ایتھائل الکحل (جو شراب کا اصل جزو ہے) کا سب سے اہم اثر انسانی دماغ پر ہوتا ہے۔ یہ دماغ کے مختلف حصوں کے کام کو سست کر دیتی ہے۔ تھوڑی مقدار میں دماغ کی یہ سستی ایک خوشگوار اثر پیدا کرتی ہے اور اسی خوشگوار اثر کی وجہ سے شراب نوشی کی عادت پڑتی ہے اور شراب پینے والا شراب کو پسند کرتا ہے زیادہ مقدار میں شراب کے استعمال سے دماغ کی یہ سستی بڑھتی جاتی ہے اور ایک ایک کر کے دماغ کے مختلف حصے کام کرنا معطل کر دیتے ہیں یہاں تک کہ انسان پر بیہوشی طاری ہو جاتی ہے اور موت بھی واقع ہو سکتی ہے۔

یہ خیال کہ شراب انسانی جسم کو گرمی پہنچاتی ہے اور سردی کے موسم میں مفید ہے اس وجہ سے پیدا ہوا کہ شراب کی وجہ سے جلد کے اندر خون کی نالیاں پھیل جاتی ہیں اور انسان کو گرمی کا احساس ہوتا ہے لیکن دراصل یہ عمل سردی کے موسم میں جسم کی حرارت عزیزی ضائع کرنے کا موجب ہوتا ہے اور اگر شراب پینے کے بعد ایسا شخص سرد ہوا میں باہر نکل جائے تو اس کا جسم سردی کی مدافعت نہیں کر سکتا اور نمونیہ کا شکار ہو جاتا ہے چنانچہ یہ خیال بھی قطعی غلط بلکہ حقیقت کے بالکل برعکس ہے کہ سردی کے موسم یا ٹھنڈے ملک میں شراب کے استعمال سے گرمی اور طاقت حاصل ہوتی ہے

شراب ایک تیز قسم کا مائع ہوتی ہے چنانچہ ہم سب کو اس کا تجربہ ہے کہ اگر کہیں زخم ہو جائے اور اس پر سپرٹ لگائی جائے تو اس سے بڑی جلن ہوتی ہے۔ چنانچہ شراب پینے سے اسی قسم کا اثر انسان کے معدہ اور جگر پر ہوتا ہے۔ معدہ میں زخم اور جگر میں سوزش ہو جاتی ہے۔ دل پر شراب کا بُرا اثر پڑتا ہے دل کا حجم بڑھ جاتا ہے اور اس کا کام ناقص ہوتا چلا جاتا ہے گویا تمام اعضائے رئیسہ شراب کے بداثرات سے متاثر ہوتے ہیں اور اس عادت سے آہستہ آہستہ انسان کے جسمانی نظام میں سخت خلل واقع ہوتا ہے۔

مغربی ممالک میں جہاں شراب نوشی کی لعنت عام ہے شراب کے استعمال کو دو اقسام کا بیان کیا جاتا ہے۔

اوّل:۔ شراب کا عادتاً اور پھر ضرورتاً کثرت سے استعمال جس کی وجہ سے انسان کو شراب نوشی ترک کرنا انتہائی دشوار ہو جاتا ہے اور اس کے تمام اعصاب میں شراب کا زہر سرایت کر جاتا ہے اس قسم کی شراب کی عادت کے متعلق تمام آراء متفق ہیں کہ یہ انتہائی مضر اور مہلک ہے۔

دوسری قسم شراب کی وہ استعمال ہوتی ہے جب انسان کبھی محفل میں بیٹھ کر محض خوشگوار اثر کے لئے تھوڑی مقدار میں شراب نوشی کرتا ہے اس قسم کی شراب نوشی کے متعلق اکثر مغربی محقق اور مبصر یہ خیال کرتے رہے کہ یہ بے ضرر ہے بلکہ اپنے خوشگوار اثر کی وجہ سے مفید بھی ہے لیکن نئی تحقیق نے اس خیال کو بھی غلط ثابت کیا اور یہ پتہ چلا کہ شراب کی دماغ کے کام کو سست کرنے کی وجہ یہ ہے کہ شراب خون کے ذرّات پر اثر کرتی ہے جو آکسیجن کو جسم کے مختلف حصوں تک پہنچانے کا کام کرتے ہیں دماغ پر اس کا خصوصی اثر ہوتا ہے کیونکہ دماغ انسانی جسم کا سب سے ترقی یافتہ عضو ہے اور وہ آکسیجن کی کمی کا شکار ہو کر فوراً اپنا کام سست کر دیتا ہے۔ چنانچہ نہایت معمولی سی آکسیجن کی کمی بھی اس کی نہایت نازک مشینری کو مستقل نقصان پہنچا دیتی ہے اس طرح کبھی کبھی محفل میں بیٹھ کر تھوڑی سی شراب پینے والی بے ضرر سمجھی جانے والی عادت سے پینے والے کے دماغ کو آہستہ آہستہ ناقابلِ تلافی نقصان پہنچ جاتا ہے ان انکشافات کی روشنی میں شراب پینے والے مغربی مفکر بھی جنہیں اسلام سے دور کا واسطہ بھی نہیں یہ سوچنے پر مجبور ہو گئے ہیں کہ آیا شراب نوشی کی کوئی مقدار ایسی بھی ہو سکتی ہے جو بے ضرر کہلا سکے لیکن ایک حقیقی مسلمان کے لئے انتہائی مسرت کا مقام ہے کہ

قرآن کی تعلیم

کی برتری ثابت کرنے کے لئے سائنس نے ایک اور انکشاف کر دیا۔

انصار اللہ توجہ فرماویں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"اور وقف جدید کی روح یہ ہے کہ وقف کی روح کے ساتھ بنی نوع انسان کی خدمت میں وسعت پیدا کی جائے۔ ۔ ۔ وقت آ گیا ہے کہ ہم اپنے کام میں وسعت پیدا کریں"

کام میں وسعت یونہی پیدا ہو سکتی کہ انصار اللہ اپنے حلقہ جات میں ہر فرد واحد کو اس مبارک تحریک میں شامل کریں اور مالی لحاظ سے ہر فرد جماعت سے معیاری قربانی کے حصول سے کامیاب ہوں اللہ تعالیٰ سب قائدین و زعمائے کرام کو توفیق بخشے کہ وہ اس امر میں اپنی عظیم ذمہ داریوں کو سمجھیں اور حضور اقدس کی خواہش کے مطابق ان کو نبھائیں۔ اپنی مساعی کے بارے میں باقاعدگی سے رپورٹ بھجوانا نہایت ضروری ہے۔

قائد وقف جدید

انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(۲)

مسل نمبر ۲۱۸۳۵

میں محمد انور ولد شیر محمد صاحب قوم راجپوت چوہان پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن دھدو بسرا ضلع سیالکوٹ حال کراچی۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸/۵/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۲۰۶ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جاوے۔ العبد:۔ محمد انوار ولد شیر محمد صاحب ساکن دھدو بسرا تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ حال کراچی۔ گواہ شد:۔ بشارت احمد چوہدری ولد حافظ عبدالعزیز صاحب بہاولپور لائین ملیر چھاؤنی کراچی۔ گواہ شد:۔ شریف احمد سیکرٹری ملیر چھاؤنی کراچی۔

مسل نمبر ۲۱۸۳۶

میں منظور احمد بھٹی ولد اللہ بخش صاحب قوم بھٹی پیشہ تجارت عمر ۴۳ سال ساکن کراچی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۶/۷/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۲۲۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد:۔ منظور احمد بھٹی میراں پیر لین گلی ۲ کراچی ۲ گواہ شد:۔ محمد غیاث قریشی ولد عباس علی خان قریشی حلقہ ناظم آباد کراچی۔ گواہ شد:۔ مجید احمد بھٹی ولد عبداللہ صاحب بھٹی ہیڈ پوسٹ آفس کراچی ۲

مسل نمبر ۲۱۸۳۷

میں محمد ظفر اقبال ہاشمی ولد سید علی صاحب ہاشمی قوم ہاشمی پیشہ ملازمت عمر ۳۸ سال پیدائشی احمدی ساکن چک چہور ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸/۷/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ نقد مبلغ -/۱۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰۰ روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد: محمد ظفر اقبال ہاشمی چک چہور ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ حال کراچی۔ گواہ شد: صغیر احمد وصیت نمبر ۱۵۰۵۵ دستگیر سوسائٹی کراچی نمبر ۳۸ گواہ شد:۔ مبارک احمد شاد سیکرٹری وصایا کراچی

مسل نمبر ۲۱۸۳۸

میں ملک محمد نواز ولد ملک نور الدین صاحب قوم ونیس پیشہ ملازمت عمر ۳۵ سال بیعت ۱۹۵۰ء ساکن کورنگی کراچی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۵/۸/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۲۵۵ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جائے۔ العبد:۔ ملک محمد نواز مکان نمبر K-8/127 کورنگی۔ کراچی۔ گواہ شد۔ خواجہ عبدالوکیل سیکرٹری رشتہ ناطہ حلقہ لانڈھی۔ کورنگی۔ کراچی گواہ شد:۔ مرزا افضل الرحمن ولد مرزا برکت علی صاحب پریذیڈنٹ حلقہ لانڈھی۔ کورنگی۔ کراچی۔

اعلان دار القضاء

مکرم نور الدین صاحب محلہ دار الیمن شرقی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم خیر الدین صاحب وفات پا چکے ہیں۔ پلاٹ ۱۸/۵ رقبہ ایک کنال واقع محلہ دار الیمن مشترکہ طور پر بحصہ مساوی والد صاحب مرحوم اور محمد بی بی صاحبہ ہمشیرہ خیر الدین صاحب کے نام الاٹ ہے۔ میرے علاوہ مرحوم کے مندرجہ ذیل وارثان بھی ہیں۔ (۱) جلال الدین صاحب (۲) نعیمہ پروین صاحبہ (۳) برکت بی بی صاحبہ بیوہ۔

استدعا ہے کہ پلاٹ مذکورہ بالا میں سے والد صاحب مرحوم کا حصہ میرے اور جلال الدین صاحب کے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرماویں۔ ہمشیرہ نعیمہ پروین صاحبہ اور برکت بی بی صاحبہ کو کوئی اعتراض نہیں ہے ـــــ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔ (ناظم دار القضاء ربوہ)

(۳۴) پرانی اور "لاعلاج" امراض (۳۴)
کی ادویات کے نتائج
محترمہ مس چوہدری نصرت کالج وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ نے لکھا "آپ کی دوائی (انٹی پائیوریا) ANTI PYORRHOEA سے میرے دانتوں کو کافی آرام ہے"۔ بیماری کا نام لکھ کر متعلقہ دوا (لٹریچر و نمونہ مفت) طلب کریں۔ مثلاً موہکوں کے لئے وارٹس کیور وغیرہ قیمت -/۱۰
کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

درخواست دعا

کل لندن سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ برخوردار حنیف الرحمن صاحب سنوری (نواسہ الحاج حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری رضی اللہ عنہ) کو عرصہ دو سال سے جو پیٹ کی شکایت چلی آرہی ہے متعدد ٹیسٹ اور ایکسرے ہونے پر بھی مرض کی تشخیص نہیں ہو سکی۔ پیٹ کی تکلیف کے علاوہ فلو ہے اور کمزوری بہت ہوگئی ہے۔

برادرم الحاج مسعود احمد صاحب خورشید آف کراچی بھی مضروب ٹانگ میں پانچ سال سے درد۔ بے چینی۔ کھچاوٹ کے باعث علیل ہیں۔

ہر دو کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے احباب کرام سے دردمندانہ دعا کی التجاء ہے۔

(خاکسار حکیم حفیظ الرحمن سنوری دفتر وقف عارضی ربوہ)

ماہنامہ خالد (ماہ نومبر ۷۲ء) بعض مجبوریوں کی وجہ سے ماہنامہ "خالد" ماہ نومبر اپنی مقررہ تاریخ پر پوسٹ نہیں ہو سکا۔ اب ۲۴ر نومبر کو پوسٹ کر دیا گیا ہے۔

خریداران اور ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں۔ انشاء اللہ ماہ دسمبر کا خالد اپنی مقررہ تاریخ کو (۵ر دسمبر ۱۹۷۲ء) پوسٹ کر دیا جائیگا۔ (مینیجر ماہنامہ خالد ربوہ)

ولادت

میرے چھوٹے بھائی عزیزم محمد اقبال صاحب ناصر کارکن مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۲ر اکتوبر کو پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ بچی کا نام شگفتہ نسیم رکھا گیا ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو خادمۂ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

نصر اللہ خان ناصر۔ مربی سلسلہ احمدیہ
نواب شاہ سندھ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
کامیاب علاج۔ ہمدردانہ مشورہ
تبخیر معدہ، پرانی خارش و چنبل، بواسیر، دائمی قبض، نزلہ زکام
مردوں اور عورتوں کے خاص امراض
مطب: ناصر دواخانہ۔ گولبازار۔ ربوہ کا فون ۵۳۴

مجلس انصار اللہ کا سال ختم ہونے والا ہے۔ چندہ مجلس جلد ادا کر کے ممنون فرمائیں۔ (قائد مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آئینۂ ایّام:-

بعض خبروں کا خلاصہ

• عدیم النظیر خشک سالی

خشک سالی کی جس لہر نے اِس وقت پورے پاکستان کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے اس کی قبل ازیں کوئی مثال نہیں ملتی۔ یہ لہر اُس وقت تک قائم رہے گی جب تک جانب غرب زبردست موسمی ہلچل رونما ہو اور اس کے نتیجہ میں سردیوں کی فصلوں، بجلی کی پیداوار اور آبپاشی کے لئے پانی میسر آئے جس کی اِس وقت اشد ضرورت ہے۔

وسط ستمبر کے بعد سے پنجاب میں سرے سے بارش نہیں ہوئی ہے۔ ہر چند کہ مون سون کا موسم شروع ہونے پر آثار یہ تھے کہ امسال بارش معمول سے زیادہ ہوگی لیکن ہؤا یہ کہ امسال ملک بھر میں اس موسم کے دوران بہت کم بارش ہوئی۔

سندھ کے اکثر علاقے مون سون کے موسم میں خشک رہے اس تمام عرصہ میں بارش نہیں ہوئی۔ کراچی اور حیدر آباد میں ایک قطرہ بھی نہیں برسا۔

مون سون کا سلسلہ اگست میں ہی ختم ہوگیا تھا اس پر مستزاد یہ کہ جاڑے کی بارشیں بھی تاحال التواء میں ہیں۔

دوسرے علاقے جن کا انحصار نہروں کے علاوہ دوسرے ذرائع آبپاشی پر ہے بالکل خشک پڑے ہیں اور خشک سالی نے کسانوں کے لئے شدید مشکلات اور مسائل پیدا کر دئے ہیں۔

غیر معمولی خشک موسم نے سردیوں کی فصلوں کے امکانات و آثار کو تاریک کر دیا ہے اور قریب مستقبل میں بارش ہونے کی کوئی امید نہیں ہے۔ اگرچہ روسی ترکستان اور ایران سے ملحق شمالی علاقوں میں موسمی ہلچل کے خفیف سے آثار ہویدا ہیں لیکن بظاہر امکان یہی ہے کہ یہ ہلچل اس ملک میں بارش لائے بغیر یونہی گزر جائے گی۔

(ترجمہ پاکستان ٹائمز لاہور ۲۳ر نومبر ۷۲ء ص۱)

• "یہ وہ مسلمان نہیں . . ."

بوریوالہ ۲۳ر نومبر۔ بوریوالہ کی نواحی بستی یعقوب آباد میں عرصہ سے امام مسجد کو نکالنے پر جھگڑا بڑھتے بڑھتے پولیس تک پہنچا۔ گزشتہ روز ایس۔ ایچ۔ او بوریوالہ خان جہاں خاں نے دونوں پارٹیوں کو تھانہ بلایا تو امام مسجد کے مخالفین دباؤ ڈالنے کے لئے کافی تعداد میں تھانے پہنچے۔ خاں صاحب نے جب یہ حالت دیکھی تو تمام لوگوں کو ایک قطار میں کھڑا کر کے نماز سُننا شروع کی ساٹھ آدمیوں کی اس جماعت میں سے صرف تین آدمی نماز سُنا سکے حالانکہ ان میں بوڑھے اور جوان سبھی لوگ موجود تھے ۵۷ آدمی نماز کے الفاظ تک سے ناآشنا تھے۔ (نوائے وقت لاہور ۲۴ر نومبر ۷۲ء ص۱)

• جعلی ادویہ کا وسیع کاروبار

لاہور ۲۲ر نومبر۔ ایک فیکٹری جس پر ویسٹ ونگ یونانی لیبارٹری کا بورڈ لگا تھا لائسنس کے بغیر وسیع پیمانہ پر ایلوپیتھی ادویہ بنا رہی تھی۔ فیکٹری سے سیلی سیلائیڈ کمپاؤنڈ کی گولیاں، ان کے لیبل اور کارٹن برآمد ہوئے جن پر لاہور کی ایک مشہور دواساز لیبارٹری کا نام درج تھا۔ محکمہ ہیلتھ کے ڈرگ انسپکٹر اور راوی روڈ پولیس نے آج کریم پارک میں جعلی ادویات بنانے والی اس فیکٹری پر چھاپہ مار کر بھاری مقدار میں مختلف قسم کی ایلوپیتھک ادویہ اور مشینری قبضہ میں لے لی جن کی مالیت تین لاکھ روپے بتائی جاتی ہے۔ اور فیکٹری کے مالک محمد نسیم اور اس کے تین ساتھیوں محمد سلیم، شاہد محمود اور اصغر کو گرفتار کر لیا۔

(مشرق ۲۳ر نومبر ۷۲ء ص۹)

• دو بسوں میں تصادم۔ پانچ افراد زخمی

لائلپور ۲۳ر نومبر۔ آج صبح شیخوپورہ روڈ پر جی ٹی ایس کی ایک تیز رفتار بس ایک سائیکل سوار کو کچلتی ہوئی سامنے سے آنے والی ایک اور بس سے ٹکرا گئی۔ اس حادثہ میں پانچ افراد زخمی ہوئے۔ دو کی حالت نازک بیان کی جاتی ہے زخمیوں میں زرعی یونیورسٹی لائلپور کے ایم۔ ایس سی کے طالب علم رشید احمد نعیم بھی شامل ہیں وہ چک جھمرہ سے لائلپور آ رہے تھے۔

(روزنامہ امروز ۲۴ر نومبر ۷۲ء ص۱)

• بس کے نیچے آکر سائیکل سوار ہلاک

لائلپور ۲۳ر نومبر۔ گزشتہ روز جڑانوالہ روڈ پر ایک سائیکل سوار بشیر احمد حجام سنٹرل جیل کے قریب تیز رفتار بس ۹۲۸ ایل اے جی کی زد میں آکر ہلاک ہوگیا وہ اپنے کام پر جا رہا تھا۔ (امروز لاہور ۲۴ر نومبر ۷۲ء ص۱)

• کلہاڑیوں سے قتل

رینالہ خورد ۲۲ر نومبر۔ رینالہ خورد میں گزشتہ روز بہن کے اغوا کا بدلہ لینے کے لئے پانچ افراد نے ایک شخص کو کلہاڑیاں مار مار کر موت کے گھاٹ اتار دیا۔ مقامی پولیس نے ملزموں کو گرفتار کر کے مقدمہ درج کر لیا ہے۔

(مشرق ۲۳ر نومبر ۷۲ء ص۲)

• دو افراد ٹھٹھر کر مر گئے

وزیر آباد ۲۳ر نومبر۔ وزیر آباد میں ان دنوں سردی کی زبردست لہر آئی ہوئی ہے۔ ایک نامعلوم شخص سردی سے ٹھٹھر کر مر گیا۔ گکھڑ کے نزدیک بھی ایک شخص سردی سے ٹھٹھر کر مر گیا۔

(امروز ۲۴ر نومبر ۷۲ء ص۶)

"ناصر ہوسٹل" کی افتتاحی تقریب (بقیہ صفحہ اوّل)

اور وہ خالقِ کائنات کے حقیقی وفادار اور جاں نثار بندے بن کر مخلوقِ خدا یعنی نوعِ انسان کی رُوحانی میدانوں میں قیادت کر سکیں اور صحیح معنوں میں ان کے کام آ سکیں۔

حضور نے فرمایا جب تک جامعہ کے طلباء خدا تعالیٰ کے وفادار بندے بن کر اور اس سے تعلق قائم کر کے اپنے آپ کو اِس قابل نہیں بناتے کہ معلّمِ حقیقی خود انہیں علم و حکمت سکھائے اور حقائق و معارف سے انہیں آگاہی بخشے اور وہ نوعِ انسان کی رُوحانی میدان میں رہبری کرنے والے بنیں اُس وقت تک وہ نہ جماعتِ احمدیہ کے کام کے ہیں اور نہ نوعِ انسان ہی کے کام آ سکتے ہیں۔ حقیقی واقفِ زندگی وہ اُسی صورت میں بنیں گے جب یہ اوصاف اور یہ اہلیت اپنے اندر پیدا کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

حضور نے طلباء پر یہ امر بھی واضح فرمایا کہ جامعہ میں وہ جو علوم بھی پڑھتے اور سیکھتے ہیں ان کی اِس کوشش اور جدّوجہد کی حیثیت انتہائی نہیں بلکہ ابتداء کی ہوتی ہے۔ انہیں نہ منتہی بنایا جاتا ہے اور نہ وہ یہاں منتہی بنتے ہیں۔ یہ تو ابتداء ہوتی ہے اُس جدّوجہد کی جو جامعہ سے فارغ ہونے کے بعد بھی جاری رہتی ہے اور جس میں کامیاب ہونے کے بعد وہ تعلق باللہ کے انعام سے نوازے جاتے ہیں اور علوم و معارف کے دروازے ان پر کھولے جاتے ہیں اور وہ نوعِ انسان کے حقیقی خادم بننے کی اہلیت سے سرفراز کئے جاتے ہیں۔

اِس تعلق میں حضور نے دعا کی بنیادی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرمایا خدا تعالیٰ کا یہ بہت بڑا احسان ہے جو اس نے فرمایا دعا کرو گے تو میں اسے قبول کروں گا۔ پس خدا تعالیٰ سے دعائیں کرنے والے اور پیار کرنے والے نوجوان بنیں تا کہ وہ آپ کو اپنے پیار کا مورد بنائے اور اپنی رحمتوں، برکتوں، فضلوں اور انعاموں سے آپ کو نوازے۔ اپنے ربِ کریم سے بیوفائی کبھی نہ کریں بلکہ صحیح معنوں میں اس کے وفادار بندے بنیں اسی کے ہو رہیں اور اسی کے ہو کر زندگی گزاریں پھر اللہ تعالیٰ آپ کو ایسی رُوحانی خوشیاں عطا کرے گا جو دوسرے نہیں پاتے۔

اِس بصیرت افروز خطاب کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کرائی جس میں جملہ حاضرین شریک ہوئے۔ دعا سے فارغ ہونے کے بعد حضور نے جامعہ کے جُملہ طلباء کو شرفِ مصافحہ بخشا۔

بعد ازاں حضور ایدہ اللہ نے ہوسٹل سے ملحقہ مسجد "مسجد حسن اقبال" میں تشریف لا کر نماز مغرب پڑھائی اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد واپس تشریف لے گئے۔

اعلان گمشدگی رسید بک

ایک عدد رسید بک ۱۷۸/۱ صدر انجمن احمدیہ پاکستان جس کی ۸ عدد رسیدات جاری ہو چکی ہیں جماعتِ احمدیہ کراچی سے گُم ہو چکی ہے۔ لہٰذا بذریعہ اعلان احباب کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ مذکورہ بالا رسید بک پر کسی کو کسی قسم کا چندہ ادا نہ فرماویں۔ اگر کسی دوست کو علم ہو جائے تو از راہِ کرم نظارت بیت المال آمد کو اطلاع دے کر ممنون فرماویں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

درخواستِ دُعا

میری بوڑھی والدہ صاحبہ رابعہ بی بی بقاپوری بیوہ حکیم عبید اللہ رانجھا صاحب کا عنقریب آنکھ کا اپریشن ہونے والا ہے اس کی کامیابی کے لئے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔ نیز کافی عرصہ سے مَیں خود بھی بیمار ہوں میری مکمل صحتیابی کے لئے بھی بہنیں اور بھائی دعا فرمائیں۔

(رقیہ رانجھا۔ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

لائلپور میں کپڑے کی تھوک
قابل اعتماد نئی دکان
شیخ رشید احمد احمدی مراد کلاتھ والے : مراد کلاتھ ہاؤس کے پیچھے تشریف لائیے